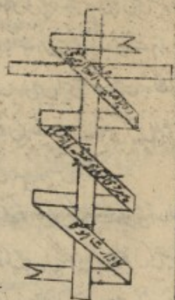
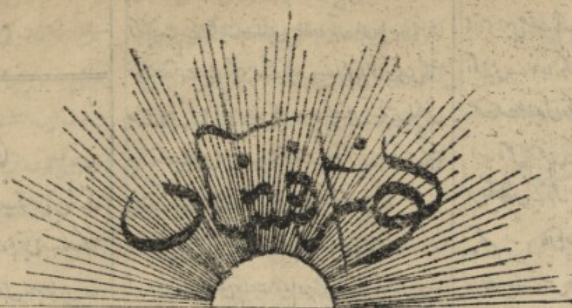






قیمت سالیانہ بلا محصول

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ مع محصول ڈاک

نمبر ۴۷ جلد ۱۱

لودیانہ ۲۲ نومبر ۱۸۸۳ع

قیمت فی پرچہ ۱/

گلدستۂ اخبار

کابل میں افغانستان کے سردار جمع ہو رہے ہیں تاکہ ایک کمیٹی ہو کر یہہ قرار پاوے کہ ایران کے سفیر کو کیا جواب دیا جاے = سوڈان میں مہدی کاذب نے بڑا غدر برپا کر رکھا ہے = زار روس کے ایک مصاحب نے خودکشی کر لی = امیر کابل کے خوف سے بہت سے افریدی پشاور کی طرف آ رہے ہیں = حضور گورنر جنرل کشور ہند کشمیر سے فراغت پا کر لاہور میں رونق افروز ہو گئے ہیں = شاہ جرمنی کے پاس چند خطوط قتل کی دھمکی کے پہنچے ہیں = انگلستان میں ایک کل ایسی ایجاد ہوئی ہے کہ انسان اُسکے ذریعہ سے اڑ سکتا ہے = فرانس میں تمام جرمن ملازم حقارت سے موقوف کئے جاتے ہیں = سرحدی قوم شنواری فرقہ کے سردار بحکام انگریزی کی ملاقات کے واسطے پشاور میں آئے ہیں = پنجاب گورنمنٹ کی توجہ آجکل تعلیم نسوان کی طرف بہت راغب ہے = مدراس کی بندرگاہ سے ۱۰۰ قیدی کالے پانی کو روانہ ہوئے ہیں = چترال کی چھاونی ۱۲ دسمبر کو بحکام سول کے حوالہ کیجاویگی =

سال گذشتہ میں تین سو سے زیادہ مذہبی کتب پنجاب میں تصنیف ہوئیں = احسن الاخبار امروہہ کے مالک پانسو روپیہ اور ایک ماہ کی قید کے سزایاب ہوئے = خبر ہے کہ نظام صاحب حیدرآباد فروری ۱۸۸۴ع میں تخت نشین ہونگے = مڈگیسکر میں باغیوں نے باشندگان کو بہت تنگ کر رکھا ہے = جدہ سے خبر آئی ہے کہ یہاں سے اور مکہ سے ہیضہ دور ہو گیا ہے = ایرلنڈ سے خبر آئی ہے کہ وہاں پر فساد کی نیت سے روزمرہ جلسے ہوتے ہیں = میڈیناسگر میں سخت بغاوت ہو رہی ہے اور بہت سے مفسد گرفتار کئے گئے ہیں = امریکہ کی فصلی رپورٹ میں لکھا ہے کہ وہاں پر زراعت روئی میں خاطرخواہ ترقی ہوئی ہے = وزیر اعظم میڈیناسگر قتل کیا گیا ہے اور چار حاکم عمر قید ہوئے ہیں = فرقہ نہلسٹ نے زار روس پر موت کا فتویٰ جاری کر کے مار ڈالنے کی تجویز کی ہے = جرمنی کے اخبار میں لکھا ہے کہ بصورت چھڑ جانے جنگ کے فرانس ایک لاکھ ۹۹ ہزار جوان ۵۹۴ توپیں میدان کارزار میں لائیگا = ہندوستان کے ایک باشندے نے لنڈن یونیورسٹی کو ۲۰ لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے = قسطنطنیہ میں مشہور ہے کہ سلطان روم خاص خاص یورپ کے دیگر سلاطین کی ملاقات کیواسطے جانے والے ہیں = امریکہ میں تجویز ہو رہی ہے کہ انگلستان میں امریکہ سے روزانہ ڈاک آیا کرے = مقام نیاسوا میں سخت فساد ہو گیا ہے اور اُسطرف فوجیں روانہ ہو گئی ہیں = روس اور جرمنی کے درمیان دوستانہ عہد و پیمان ہو گیا ہے = خبر ہے کہ لنڈن سے البرٹ بل نامنظور ہو کر واپس ہو گیا ہے = چینی حکام شرقی ترکستان نے یارقند میں کاشت چرس کی ممانعت کر دی ہے = تبت میں مردوں کی لاشوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کے آگے ڈالا جاتا ہے = روس اور ایران نے اتفاق کر لیا ہے کہ جنگی طور سے مرو پر قبضہ کر لیا جاوے = حاکم بدخشان نے ایوب خان کو اپنے پاس طلب کیا ہے = ترکستان کے گورنر نے ایوب خان کے لئے پندرہ ہزار روپیہ امداد کے طور پر روانہ کیا ہے = حاکم جلال آباد کے پاس کابل سے ابھی تک زائد فوج نہیں پہونچی ہے اسلئے حاکم مذکور سخت گھبراہٹ کی حالت میں ہے = چین میں جنگ کی تیاری اس شد و مد سے ہو رہی ہے کہ روزمرہ ڈیڑھ لاکھ گولیاں تیار کیجاتی ہیں = فرانس کی فوج کا سپہ سالار جو چین کے مقابلہ کے لئے منتخب ہوا تھا جنگ کرنے سے انکار کرتا ہے = بمبئی میں ایک گجراتی بیوہ کی شادی بڑی دھوم دھام کے ساتھ عمل میں آئی =

نورافشاں

بچپن کی شادی

——— دنیا میں جسقدر تعلیم یافتہ اور مہذب قومیں ہیں اُنکے یہاں بچوں کی شادیاں تب تک نہیں ہونے پاتیں جب تک کہ وہ ضروری تعلیم سے فارغ ہوکر خود کمانے کے قابل نہ ہوجاویں وہ لوگ بچوں کی تعلیم اور تربیت اُن کی حالت صحت اور نیک چلنی کی نگرانی کو اپنا بڑا فرض سمجھتے ہیں اور شادی بیاہ کا معاملہ محض اُنہیں کی مرضی پر چھوڑ دیتے ہیں بخلاف ہندوستان کے جہاں ماں باپ کا خاص فرض بچوں کا بیاہ سمجھا جاتا ہے بچہ پیدا ہوا اور جھٹ اُس کی شادی کا فکر پڑگیا اور یہہ کچھ پرواہ نہیں کہ اُنکی تربیت اور تعلیم کس ڈھنگ پر کس قسم کی عادتیں اُسکے مزاج میں گھر کی جاتی ہیں اور کس قسم کے اخلاق اُس کے سیکھنے میں آتے ہیں یہہ سب باتیں اُسکی تقدیر پر چھوڑی جاتی ہیں۔ اور اگر لڑکی پیدا ہوگئی تو اُسکی طرف سے بالکل چشم پوشی ہے اُس کی تعلیم ایک بھاری گناہ ہے باقی اُسکے چال چلن کی بابت وہ جانے یا اُسکی ماں۔ باپ کا حق صرف یہی ہے کہ ہوش سنبھالنے سے آگے اُسکو بیاہ دیوے اور کنیادان کا پن حاصل کرے

وجہہ اسکی یہہ بیان کی جاتی ہے کہ ہندوستان کے لوگ بہت سی ذاتوں میں منقسم ہیں اور ہر ذات بہت سی گوتوں پر اور چونکہ ایک گوت کا آدمی دوسرے گوت میں مشکل سے بیاہ کرسکتا ہے جس سے بیاہ کا معاملہ چند گھروں پر ہی محدود ہوگیا ہے اسواسطے سب کو خصوصاً اہل ہنود کو لڑکا لڑکی پیدا ہوتے ہی اُن کی شادی کا فکر پڑجاتا ہے۔ لیکن باوجود اسکے قوم بچپن کی شادی کا یہہ ایک فایدہ کہا جاسکتا ہے پر جب اُس کے نقصانوں پر نظر کیجاتی ہے تو اُنکے مقابلے میں یہہ فایدہ کچھ بھی وزن رکھتا ہوا معلوم نہیں دیتا۔

اول — گوت کے لوگ وہی ہوتے ہیں جنکا باہم قریب رشتہ ہے اور تجربہ نے ثابت کردیا ہے کہ قریبی رشتہ کی شادیوں سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ اکثر کمزور ہوتی ہے یہی وجہہ ہے کہ ہندوستان کے آدمی اکثر دُبلے پتلے اور نحیف ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں ماں باپ کی شادی خود ایسے وقت میں ہوتی ہے جب کہ اُنھوں نے ابھی جوانی کی پوری طاقت حاصل نہیں کی چنانچہ ایسے بچے بہت دیکھنے میں آتے ہیں کہ محض بچوں کے بچے ہیں پس جب وہ خود جسم میں دماغ میں طاقت میں شجاعت میں ہنر میں حکمت میں کمزور ہیں تو اُنکی اولاد کیونکر کمزور نہ ہوگی۔

دوم — تعلیم کا خاص وقت بچپن کا زمانہ ہے جس میں ہر ایک قوی کیا بدنی اور کیا دماغی نہایت ملایم اور ہر طرح نشو ونما کے قابل ہوتے ہیں لیکن نشو ونما ایک طرف رہی شگفتہ ہونے ہی نہیں پاتے کہ صغر سنی کی شادی کی وجہہ سے بالکل دب جاتے ہیں۔ لڑکا اور لڑکی دونوں کو گھر کے دھندوں میں مصروف ہونا پڑتا ہے لڑکا دس پانچ روپیہ کی نوکری کے منظور کرنے پر جو پہلے ملجاوے مجبور ہوتا ہے اور لڑکی کو سسرال کے یہاں رہکر گھر کا کام کاج سیکھنا ہوتا ہے پس دونوں کی تعلیم کا خاتمہ ہوگیا۔ لڑکا اگر چاہے تو پھر بھی کچھ کرسکتا ہے مگر لڑکی کے لئے علم کا سیکھنا ایک طرح کا گناہ ہے۔ اب اُنکی اُنہیں لیاقتوں پر اُنکی آیندہ کی بہبودی اُنکے خاندان کی تربیت قوم اور ملک کی خدمت منحصر ہے۔

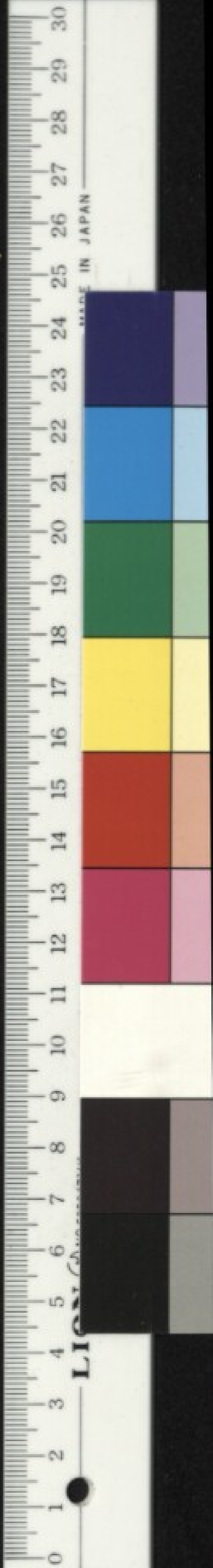
سوم — بیاہ ایک مضبوط بندھن ہے جسمیں مرد اور عورت عمر بھر کے لئے جکڑے جاتے ہیں اور حاصل اسکا طرفین کی خوشی ہے جو دونوں کی باہمی محبت کا نتیجہ ہے اور طرفین کی محبت دونوں کی باہم مرضی ملنے سے ہوتی ہے لیکن بچپن میں مرضی کا قایم ہونا معلوم اور جوانی میں تقدیر سے اتفاق ہوگیا تو آرام ہوگیا ورنہ بچپن کی شادی بجائے آبادی کے خانہ بربادی ثابت ہوتی ہے جیسا اکثر اس ملک میں دیکھا جاتا ہے میاں الگ منہہ چھپاتا ہے اور بیوی جدا اپنی قسمت کو رو رہی ہے وہ اسکو بند جانتا ہے یہہ اُس کی شکل سے بیزار ہے۔ غرض ایسی نااتفاقی کی وجہہ سے بہت سی عورتیں ایسی ہیں کہ شوہروں کے جیتے جی رانڈوں سے بدتر ہیں اور عدالت کے رجسٹروں میں اکثر اُنہیں کے مقدمات کی میزان زیادہ ہے اور یہہ سب بچپن کی شادی کے نتایج ہیں۔

چہارم — بچپن کی شادی ہوکے جوڑے میں سے ممکن ہے کہ کوئی ایک جوان ہونے کے پہلے ہی مرجاوے اگر زوجہ مرگئی تو زوج کو دوسری شادی کرنے کا اختیار ہے لیکن زوج کے مرنے پر کمبخت زوجہ کو ساری عمر بیوہ رہنا پڑتا ہے۔ یہی وحشت ناک رسم ستی کی مہلک دستور کی بانی تھی جسکو عدالت انگریزی نے قطعاً روک دیا اب اس رسم کی پابندی سے ہزار ہا بیوگان سخت سخت جرایم کی مرتکب ہوتی ہیں اپنی عصمت میں بٹہ لگاتی ہیں اسقاط حمل اور بچوں کے خون کرنے سے دریغ نہیں کرتیں پھر بھی باوجود ان نقصانوں کے لوگ اس رسم بد کو نہیں چھوڑتے۔

پنجم — ماں باپ مُدتوں کو اپنی کمائی کی بچت بچوں کی آسایش کے واسطے جمع کرتے ہیں حالانکہ بچپن کی شادی میں جو بچوں کی بیہوشی کا زمانہ ہے کچھ سوا قرض لیکر ایکدفعہ ہی فضول اخراجات میں اُڑا دیتے ہیں بچوں کے بہانہ سے اپنا نام کرنا چاہتے ہیں اور نام کرتے کرتے اُنکا اور اپنا دونوں کا آرام کھو دیتے ہیں قرض کے بوجہ سے وہ لوگ بیچارے کبھی سر نہیں اُٹھا سکتے۔

یہہ سب خرابیاں بچپن کی شادی کے باعث ہیں اگر لوگ اتفاق کرکے اِس قبیح رسم کو منسوخ کریں جسقدر روپیہ شادیوں میں صرف ہوتا ہے وہ بچوں کی تعلیم و تربیت میں صرف کرنا فرض سمجھ لیں سن تمیز تک پہنچنے اور اپنا آپ سنبھالنے کے پہلے اُن کی شادی نہ ہونے دیں قوم میں بلالحاظ گوت برابر درجہ کے خاندانوں سے میل ملاپ کو ترجیح دیں نسبت کرنے سے پہلے لڑکی لڑکے کی مرضی بھی معلوم کرلیا کریں لڑکی کو بحالت بیوہ ہوجانے کے لڑکے کی طرح دوسری شادی کا مجاز ٹھہراویں تو پھر ہندوستان کی حالت بیشک مہذب قوموں کے برابر ہوجاوے خدا وہ دن جلد لاوے کہ ہندوستان کے لوگ اپنی قومی رسموں کی قباحات پر آگاہ ہوجاویں اور جھٹ اُنکی اصلاح کریں۔

——— امیر کابل نے سفیر ایران کو ابھی تک کچھ جواب نہیں دیا کیونکہ نہ تو ابھی گورنمنٹ ہند کی طرف سے امیر کے پاس کوئی تجویزی مراسلہ بھیجا ہے اور نہ وزیر اعظم افغانستان نے امیر کو صلاح دی ہے۔ مگر ہمارے دیسی ہمعصر صاحبان ہوا ایل کے ساتھ جلا رہے ہیں کہ امیر کی یہہ کارروائی کہ سفیر ایران کو بلا مرضی گورنمنٹ ہند کابل میں چلی دینا اچھا نہیں ہے کیونکہ گورنمنٹ ہند اور امیر کابل کے درمیان عہد ہوچکا ہے کہ کسی سلطنت کا کوئی سفیر بلا اطلاع گورنمنٹ ہند کابل میں نہیں آئیگا سو یہہ امر خلاف عہد ہے دیکھا چاہئے کہ اس معاملہ میں کیا ہو



مراسلات

مولوی محبوب مسیح کی مشکلات میں

پہلی مشکل کے جواب الجواب کی آزمائش

ناظرین پر واضح ہو کہ مولوی محبوب مسیح صاحب نے اپنی مشکلوں کے حل کرنے کے لیے پھر کوشش شروع کی ہے چنانچہ ایک چھوٹے چار ورق کے رسالہ میں پہلی مشکل کا جواب الجواب پانچ دفعات میں مشتہر کیا ہے۔ اس جواب کی ہر دفعہ کے حسن و قبح کی آزمائش نذر ناظرین کیجاتی ہے ✣

قولہ دفعہ اوّل۔ پادری صاحب ممدوح نے میرے اس اصل دعوی سے کہ خدا محض لامذہب ہے بالکل خاموشی اختیار کی سو کیوں؟

اقول۔ آپ نے ضرور یہہ دعوی کیا ہے کہ خدا محض لامذہب ہے اور اُسکی تفصیل یوں کی ہے یعنی نہ وہ خود کوئی مذہب رکھتا ہے اور نہ کسی مذہب کا موجد و طرفدار ہے۔ اب آپ نے اپنے دعوی کی تفصیل کے دوسرے حصہ کے لیے ایک آدھ وجوہ پیش کی ہیں جن کا جواب ازینجانب دیا گیا۔ مگر آپ نے اپنے اصل دعوی کے لئے کوئی علیحدہ وجہ کیوں نہ بیان کی۔ میری خاموشی تو جلد ہی خیال میں آگئی مگر اپنے دعوی بے ثبوت کا خیال نہ آیا۔ اور پھر جو کچھ آپ نے لکھا تھا اگر وہی باتیں لامذہبی ذات باری کے ثبوت میں تھیں تو ظاہر آپ کی یہہ کیوں رائگان ہو۔ پس اگر میں خاموش رہا تو اس سبب سے رہا ✣

تیسر بھی آپکی آگاہی اور ہدایت کے لیے یہہ کہا جاتا ہے کہ جسطرح مذہب انسان کے لیئے مذہب ہو اُسی طرح خدا کے لئے نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا انسان کا خالق اور حاکم ہو کر انسان کی اطاعت کا مستحق ہے اور اُسنے انسان کو ایسا پیدا کیا کہ وہ مرضی الٰہی بجا لاوے۔ اسلئے تحصیل خوشنودی الٰہی کے طریق کا نام مذہب ہے اور یہہ انسان سے مطلوب ہے نہ خدا سے جو کسی اور کا مخلوق و محکوم نہیں ہے ✣

ذیل میں چند ضروری امور پیش کئے جاتے ہیں جو ہمارے لامذہب صاحب کی باقی دفعات پر حاوی ہیں۔ اور جن سے یہہ بھی ظاہر ہوگا کہ مولوی صاحب ہمارے مطلب کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکے۔ یہہ کر کے پھر ہم آپکی ہر ایک دفعہ کی ہر ایک جزو کو آزما کر دیکھینگے ✣

اوّل معلوم ہو کہ انسان ایسا ہی بنا اور بنتا ہے کہ اُسکے قوائے علم اور علم میں فرق ہوتا ہے۔ قوائے علم و عمل انسان میں سرشتاً موضوع ہوتے ہیں مگر علم پیچھے آتا ہے۔ برادر محبوب مسیح نے اس امتیاز کا خیال نہ کیا بلکہ خلط ملط کر کے ہمارے بیان موجہ بہت سی لکیروں کی ہے۔ لہذا معلوم ہو کہ انسان میں عقل اور ضمیر ایسے عالم مطلق نہیں بنے ہیں کہ تعلقات اور اسباب تحصیل علم و ہنر کی محتاج نہوں۔ بغیر اس طریق کے عالم نہیں ہوتی بلکہ کبھی امر کو سرشتاً نہیں جانتیں۔ مگر ہر ایک قوت انسان کی طبعی ہی اور بتدریج اور حسب موقع اپنے اپنے دائرہ میں علم و تجربہ حاصل کرتی ہیں۔ یہہ باتیں ہم نے پہلی مشکل کے حل میں اختصاراً بیان کی تھیں مگر ہمارے محبوب مسیح صاحب اسکو خیال میں نہ لائے یا نہ سمجھے۔ چنانچہ ہم نے بیان کیا تھا کہ مذہبی اور اخلاقی محبت یا قوت انسان میں فطرتی ہے اور یہہ کہ طبیعت کیا کرنیکے قابل ہے۔ صفحہ ۲۱۴۔ اور اُس صفحہ میں یہہ بھی ظاہر کیا کہ اس طبیعت اخلاق کو علم اخلاق اوّل خدا ہی نے سکھایا جو انسان میں پشت در پشت روا اُترتا آیا۔ اور یہی حال اب بھی ہے۔ البتہ اُس طبیعت کا میلان گناہ کیطرف ہو گیا اور اسلئے اس علم میں کمی بیشی وارد ہوئی۔ اگر محبوب مسیح صاحب زیادہ غور کرتے تو ہماری ایک بات کو دوسری کے برخلاف نہ کہتے اور نہ اسقدر لکیروں کی تحصیل کرتے۔ اور بھی معلوم ہو کہ ہمارے نزدیک قوائے انسانی کا علم ہونا۔ وہ علم خواہ صحیح ہو خواہ غلط۔ برا ہو خواہ بھلا ہر حال میں موقع اور تعلقات پر منحصر ہے۔ جیسا کسی کو موقع یا صحبت یا تعلیم ہوتی ہے وہ ویسا ہی علم سیکھتا ہے اور اُسکے عمل بھی اُسی ڈھب پر ہوتے ہیں۔ اسلئے چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کے عمدہ موقع اور اچھی صحبت میں پڑنے کی کوشش کیا کریں۔ لڑکے کو اُس راہ میں کہ جس میں جانا چاہیے ہو ایسے تربیت کر الخ امثال ۲۲ : ۶ ✣

دوئم اور باتوں سے طرح دیکھے ہم صرف اخلاق اور عرفان اور قوائے مدرکہ اور اخلاقیہ کو پیش کرتے ہیں کہ اگر حیوان اور انسان اپنی اپنی نسل بڑھانے اور اپنی اپنی حفاظت اور پرورش کے لیئے ذاتی سامان رکھتے ہیں اور ان میں کبھی انسان بڑھکر ہی اور کبھی حیوان۔ مگر ان باتوں کی تفہیم قدردانی کے لیے کہ خدا کیا ہے اور نیکی اور بدی کیا ہے سوائے انسان کے کسی اور حیوان میں ملکہ نہیں دیکھتے۔ اگر انسان میں یہہ ملکہ نہو یعنی ذاتی نہ ہو تو کسی تدبیر سے یا تغیرات سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر حیوان میں ہوتا تو کسی طرح معدوم نہیں ہو سکتا تھا۔ البتہ تعلیم و تربیت سے ایک کی طرف مائل ہو جاتا اور عدم تعلیم کی حالت میں بے علم اور ناتجربہ کار رہتا جیسا انسانوں میں اُسکا حال دیکھتے ہیں۔ پس فقط انسان میں یہہ قوتیں زیادہ کرنے سے خالق کا کچھ مطلب ضرور ہے۔ انسان سے کچھ زیادہ مطلوب ہے جو حیوان سے مطلوب نہیں۔ اب ان قوتوں کے دیئے جانے سے سوائے اسکے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ خالق کو پہچانے اور نیکی و بدی میں تمیز کر کے نیکی کا پیچھا کرے۔ اے برادر محبوب مسیح اگر آپ ایسی طبیعت۔ ایسے ملکہ۔ ایسی قوتوں کو انسان کی ذات میں سے اڑا سکیں تو البتہ لامذہبی منشاء الٰہی کے مطابق ٹھہریگی۔ اور تب ہم نہ آپ کو کچھ کہہ سکینگے اور نہ آپکی شغفے کی حاجت رہیگی اور مثل حیوانوں کے کھانے پینے وغیرہ سے سروکار رکھینگے اور بس ✣

قولہ دفعہ دوم۔ اُنہوں نے میرے دعوی کو

کی اِس دلیل کو کہ خدا اپنی اُسی صفت لامذہبی کے اقتضاے کل بنی آدم کے نوزائیدہ بچوں کو بلاتخصیص مہر ونشان ظاہری کسی خاص مذہب کے سیدھا سادہ محض لامذہب پیدا کرتا ہو اپنے اِن ہرسہ اقوالِ ذیل میں صاف تسلیم کیا ہو +

(۱) قولہ صفحہ ۲۱۴ ک ا- یہہ سچ ہو کہ مروجہ مذہبوں کی ظاہر علامتیں مثل زنار وختنہ وبپتسمہ نوزائیدہ بچوں میں نہیں ہوتیں میں پوچھتا ہوں کیوں نہیں ہوتیں +

اقول واضح ہو کہ ہم انسان کو زنار اور بپتسمہ اور ختنہ کے بغیر صاحب مذہب ثابت کرتے ہیں- یہہ تو ظاہری مقرری رسمیں ہیں- جب یہہ رسمیں نہ تھیں تب بھی انسان صاحب مذہب تھے- اور ہم یہہ نہیں کہتے کہ یہہ علامتیں انسان میں مذہب کی دلیل ہیں بلکہ یہہ کہ انسان کا صاحب مذہب ہونا اِن رسوم کی دلیل ہو- اسمیں کیا شک ہو کہ آپ نے اِن علامتوں کو موجب مذہب سمجھا اور بچپن میں اُنکے نہونے سے لامذہبی نکالی ہو- لہذا ہماری اِس اجابت سے آپکے دعوی کو کچھ فائدہ نہیں وہ جیوں کا تیوں رد ہی ہو +

(۲) قولہ صفحہ ۲۱۴ ک ۲- خیال رہے کہ صرف مذاہب مروجہ بدنیا ہی نہیں بلکہ اَور سب کچھ جو انسان جانتا ومانتا ہو بچپن کے بعد کے حاصلات ہیں یعنی نہ عطیہ اللہ +

اقول- مطلب ہمارا صاف یہہ ہو کہ مذہبی امور کا علم بچپن کے بعد کا حاصل ہو مگر مذہبی طبیعت یا ملکہ فطرتی ہو یعنے عطیہ اللہ ہو اور جس مطلب کے لئے یہہ ملکہ عنایت ہوتا ہو وہ بچپن کے بعد اُسے ادا کرتا ہو- جیسا اُسکی اَور قوتوں کا حال ہو- در حقیقت ہماری یہہ اجابت بھی آپکے دعوی کو نیست کرتی ہو +

(۳) قولہ صفحہ ۲۱۵ ک ا- پس نوزائیدہ بچوں سے نہ تو لامذہبی ثابت ہو اور نہ مذہب- جب بچوں کا مذہب ہی ثابت نہیں تو سوائے لامذہبی کے اَور کیا ثابت ہو؟

اقول یہہ مشروط اجابت ہو اور آپنے صرف جزو اول پیش کی ہو شرط کا بھی خیال کیجئے اور وہ یہہ ہو کہ اگر ہم اُنکی فقط اُس نوزائیدہ حالت ہی پر اپنی فکر کو ختم کریں یا روک دیں تو نوزائیدہ بچوں سے نہ لامذہبی ثابت ہو اور نہ مذہب- پس یہہ اجابت بھی آپکے دعوی کو مفید نہیں ہو- علاوہ اسکے واضح ہو کہ خالق نے انسان کو ایسا ہی بنایا ہو کہ بچے سے بالغ ہو اور اتب اپنی عام قوتوں اور اعلی قوتوں کو ظاہر کرے- اسلئے انسان کی حالت بچپن کو اسکی باقی حالت سے قطع کر کے فقط اُسی حالت پر سوچا کریں اور اپنی اِس سوچ کے دباؤ سے بچوں کو بالغ نہونے دویں تو مذہب اور لامذہبی دونوں ثابت نہیں ہو سکتے- لامذہبی اسلئے نہیں کہ محض اُس نوزائیدہ حالت سے نہیں معلوم ہو سکتا کہ بچے میں کیا کیا قوت اور ملکہ ہو- اور کہ کوئی ہو یا نہیں ہو اور مذہب اسلئے نہیں کہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ بچے میں اخلاقی قوت ہو یا نہیں- پس صاحب بندہ کے وہ اقوال جنہیں آپ اپنے دعوی کے لئے اقرارات صحیحہ کہتے ہیں آپکے دعوی کو بالکل برباد کرنے والے ہیں اور اب اُن اقرارات کی نسبت آپکی غلط فہمی رفع ہو گئی ہو +

قولہ دفعہ سوم- پادری صاحب ممدوح باوجود دسے مجھکے اپنے اِن ہرسہ اقبال دعوی ہاے بالا کے پھر بھی بمقتضائے منصبی انسان کے مذہب طبعی کا حسب ذیل دعوی کرتے ہیں +

اقول بندہ کے وہ اقوال جنہیں آپ اپنے دعوی کا اقبال کہتے ہیں حقیقت میں آپکے دعوی کے برباد کرنے والے ثابت ہوئے ہیں- اسلئے دعوی مذہب طبعی کو اُن کے برخلاف پیش کرنا آپکی سمجھ کا پھیر ہو- واضح ہو کہ برادر محبوب مسیح نے اِس دفعہ کے متعلق ہماری تحریر میں سے آٹھ قول نقل کر کے اُنپر نقطہ کیوں کیوں کی ہو- اُن میں سے ہر ایک مع تفتیش حسب ذیل ہو +

(۱ و ۲) قولہ صفحہ ۲۱۴ ک ا- اِس سے ثابت نہیں ہوتا کہ وہ کسی مذہب میں پیدا نہیں ہوتے- یہہ دعوی انکا سراسر برخلاف اُنکے ہرسہ اقوال منقولہ بدفعہ دوم کے ہو- قولہ بصفحہ ۲۱۴ ک ۳ اسی طبیعت کی موجودگی میں گو داس کے بچہ کو لامذہب کہنا خلاف فطرت ہو دریں صورت اُنہوں نے اپنے قول دوم وسوم مذکورہ بدفعہ دوم میں انکار کیوں کیا؟ +

اقول- واضح ہو کہ کچھ بھی اختلاف نہیں ہو- حقیقت میں آپکو اعتراض کرنے کا ڈھب آیا اور نہ اُسکی گنجائش ہی تھی- اسلئے سوائے کیوں کے اور کچھ بن نہ پڑا- کیونکہ ہم نے واضح کر دیا کہ زنار وغیرہ کے بغیر انسان مذہبی طبیعت کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں- اور پھر یہہ کہ علم اور فطرتی قوت میں فرق ہو آپ بچپن میں لاعلمی سے قوت کا نہونا بیان کرتے ہیں- ہمنے کہا کہ قوت یا ملکہ علم فطرتی ہو اور علم پیچھے سے آتا ہو- اِس فرق کا آپ خیال رکھیں- اور ضرور ہو کہ انسان میں علم پانے والی قوت ہو بیشتر اِس سے کہ وہ کسی امر کی نسبت عالم ہو سکے انسان کے مذہبی ہونیکی بھی بنیاد یا محراب کے بیچ وبیچ کا پتھر ہو +

(۳) قولہ بصفحہ ۲۱۴ ک ۳- خدا نے انسان کو مذہب طبعی میں پیدا کیا- بصورت صحت اِس دعوی کے وے خود مذہب الہی پر بھروسہ نکر کے مذہب آبائی کی پیروی کیوں کرتے ہیں؟ +

اقول- چونکہ وہ مذہب جس کا بندہ پیرو ہو اُس طبعی مذہب کا انکشاف ثانی ہو لہذا بندہ کی پیروی سے مذہب طبعی رد نہیں- کیونکہ مذہب طبعی کے معلومات کی وہ کتاب یعنی نیچر اِس الہامی انکشاف میں شامل ہو- مگر اصل مدعا تو یہہ ہو کہ انسان میں مذہبی طبیعت فطرتی ہو اور اسلئے خدا اِس سے مذہب کی پیروی طلب کرتا ہو اور انسان پیروی کرتے ہیں +

(۴) قولہ بصفحہ ۲۱۵ ک ا- مگر اِس بات میں اختلاف نہیں ہوا کہ انسان صاحب مذہب ہو- یہہ کہنا اُن کا از روئے اِس قول مشہور اہلِ ہنود کے باطل ہو کہ بچے شودر پیدا ہوتے ہیں +

اقول- اولاً یہہ قول اہلِ ہنود کا ویدوں اور منو کے شاستر کی رو سے غلط ہو- ویدوں کے زمانہ تالیف میں لوگ ذات پات نہ مانتے تھے چنانچہ میکس مُلر صاحب لکھتے ہیں کہ کیا ذات جیسی کہ ہم منو یا زمانہ حال میں پاتے ہیں وید کبھی دینی تعلیم کا حصہ ہو؟ ہم انفصالاً کہتے ہیں کہ نہیں نہ از کبھی

ہوم کے لئے ویدوں میں کوئی سند نہیں ہے۔ اور اُن ذبون حقوق کے لئے جن کا برہمن دعوی کرتے ہیں کوئی سند نہیں ہے۔ شودروں کی بے قدر حالت کے لئے کوئی سند نہیں ہے۔ کوئی قانون نہیں ہے جو لوگوں کی مختلف گروہوں کے اکٹھا رہنے۔ اکٹھا کھانے اور پینے کا مانع ہو۔ کوئی قانون نہیں ہے جو مختلف ذاتوں کے لوگوں کے باہم بیاہ کرنے کا مانع ہو۔ کوئی شرح نہیں جو ایسے بیاہوں کی نسل کو بے عزتی کے غیر زائل نشان سے داغے (دیکھو ویدک ریلیجن مولفہ ڈاکٹر ملکونلڈ) جب یہہ حال تھا تو وہ کسی کے بچہ کو شودر نہیں کہہ سکتے تھے ✣

پھر منو کا شاستر جو ذات پات کا بانی ہے اہل ہنود کے قول پیش کردہ کے خلاف ہے۔ چنانچہ اُسمیں یہہ بیان آیا ہے کہ برہمن کا بیٹا جو چھتری عورت سے ہو اپنے باپ اور ماں کا درمیانی درجہ لیتا ہے۔ (یعنے نہ برہمن ہوتا ہے نہ چھتری) اور ایسے وصل کی لڑکیاں اگر وے سات پُشتوں تک برہمنوں سے بیاہ کرتی جائیں تو وہ اپنی اصلی نسل میں آجاتی ہیں۔ لیکن شودر کا بیٹا برہمن عورت سے چنڈال ہوتا ہے اور دوسری اونچ ذات کی عورتوں کے ساتھ وصل کرنیسے وہ قوم پیدا ہوتی ہے جو شودر سے بھی زیادہ ترکمینی ہے۔ (دیکھو ایلفنسٹن صاحب کی ہسٹری آف انڈیا پہلی کتاب) پس کتابوں کی رو سے اہل ہنود کا پیش کردہ قول صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ آپنے کسلئے درج کیا ✣

ثانیاً۔ اگر آپ کا یہہ مطلب ہو اور بچوں کو شودر اسلئے کہا ہے کہ شودر لامذہب ہوتے ہیں تو ضرور ہے کہ شودروں کا دینی حال دریافت کیا جاوے قبل اس سے کہ بچوں کو شودر کہا جاوے سو معلوم ہوتا ہے کہ وہ مخالف گروہ ہیں جنھوں نے برہمنوں کے ساتھ جنگ کیئے اور برہمنوں کا طریقہ نہ برتتے ہونگے شودر کہے جاتے تھے۔ اور چونکہ بچے کسی طریق پر عمل نہیں کرسکتے تو شاید اسلئے اُنکی اُس حالت کو شودری حالت کہہ گیا ہے۔ مگر کیا حقیقت میں شودروں کا کوئی مذہب نہ تھا یا نہیں ہے؟ کیونکہ برہمنوں کا مذہب نہ ماننے سے تو وہ لامذہب نہیں ٹھہرتے اور برہمنوں کا مذہب بھی سیکھہ لیتے اگر ویدوں کا پڑھنا یا سُننا انکے لیے روا ٹھہرایا جاتا اور شودروں کی نسبت یہہ ممانعت خود اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ برہمنوں کو یقین تھا کہ یہہ لوگ گیان پانے سے گیانی ہو جائنگے۔ پس تو شودروں کا فطرتاً لامذہب ہونا اس قول مذکورہ سے ثابت نہیں ہوتا۔ پھر کیا ہندوؤں کا حقیقت میں یہہ مطلب ہے کہ بچے اور شودر لامذہب ہوتے ہیں یعنے مذہبی طبیعت اُنھیں نہیں ہوتی؟ ہمیں گمان ہے کہ اُنکا یہہ مطلب نہیں ہے بلکہ برہمنوں کے ظاہری مقرری طریق کو نہ برتنے کے سبب ایسا کہا جاتا ہوگا۔ لازم تھا کہ آپ ہمارے قول کے برخلاف ایسی قوم یا قومیں بتلاتے جن میں مذہبی فطرتی اصول نہوں اور یہہ تو کچھ بات نہیں کہ ایک گروہ دوسرے کو بے دین کہتی ہے اور وہ بھی بلحاظ اپنے دین کے ✣

ثالثاً۔ اگر آپ کا یہہ مطلب بھی نہو یعنی اس قول کو پیش کرنے سے ابھی کچھ اور مطلب ہے تو ہم نہیں سمجھے کہ کیا ہے۔ تاہم ایک اور امر سے آپکو آگاہ کیا جاتا ہے کہ شودر غلاموں یا نوکروں نیز بولا جاتا تھا۔ مگر آجکل اور کام بھی کر لیتے ہیں کیا بچے بچپن میں یہہ کام کر سکتے ہیں کیا نوکری کر سکتے ہیں یا اور شودروں والا کام کرنے کے قابل ہیں؟ پس بچوں کو شودر کہنے کے کیا معنے ہیں اور شودر کو بچوں کی حالت بچپن سے کیا نسبت ہے؟ مکرر التماس ہے کہ اگر ہمیں آپکے یہہ قول پیش کرنے کا مطلب نہیں سمجھا تو آپ ہی بتلا دیں اور جو کچھ مناسب ہوگا از نیجانب پھر لکھا جائیگا ✣

(۵) قولہ بصفحہ ۱۵ ک ۱۔ کہ مذہب طبعی اول خدا ہی نے انسان کو سکھایا۔ پھر وہ اُسپر اکتفا نہ کرکے دُنیوی مذہب پر بھروسہ کیوں کرتے ہیں ✣

اقول۔ واضح ہو کہ اس سے کچھ غرض نہیں کہ لوگ مذہب طبعی پر کیوں اکتفا نہیں کرتے الغرض اس سے ہے کہ خدا نے انسان کو مذہبی طبیعت دیکر اُسے امور مذہب بھی سکھلائے اور وہ طبیعت فطرتی ہے اور علم روائتی ہے۔ اُس روائت میں انسان نے کمی بیشی کرکے امور ایمان و عمل کی کچھ اور ہی صورت کر ڈالی ہے۔ یہ تو اس سے مجبور رہا انسان ہے۔ مگر کسی نابود طبیعت یا قوت کو بود کرنا انسان میں نہیں ہے ✣

(۶) قولہ بصفحہ ۱۵ ک ۱۔ مذہب کا تخم یا بنیاد ضرور ہے کہ بچے کے بچپن میں ہو اور ایسا ہی ہے پھر وہ اسکے علاوہ اپنے مذہب کا تخم نادان بچوں کے دل میں بالجبر کیوں بوتے ہیں ✣

اقول۔ نادان بچوں کو مذہبی امور سکھائے جاتے ہیں کیونکہ مذہبی طبیعت خلق کی جاتی ہے۔ انسان ایسا ہی بنا ہے کہ اُس میں وہ فطرتی بنیاد ہے جس پر علم کی عمارت قائم ہو سکتی ہے (ہم اپنے قول میں سے لفظ تخم کو متروک کرتے ہیں)

(۷) قولہ بصفحہ ۱۵ ک ۱۔ اُنھیں بچوں کی بلوغت ثابت کرنی ہے کہ انسان صاحب مذہب ہے ۱۔ اگر یہہ سچ ہے تو اُنھوں نے اپنے قول دوم میں بچوں کے ثبوت مذہب سے انکار کیوں کیا۔ ۲۔ جبکہ اکثر چرند و پرند حیوانوں کے بچے انسان کی تعلیم و تربیت کی تاثیر سے کچھ عرصہ بعد انسانوں کے سے کام کرنے لگتے ہیں تو اگر انسانوں کے بچے جو شروع روز ولادت سے وقت بلوغت تک اپنے والدین اور وارثین و معلمین متعصبین کے جال تعلیم و تربیت ہر نوع میں پھنسے رہتے ہیں بلوغت کے وقت اُنہیں کے سے کام و کلام مذہبی وغیرہ کرنے لگے تو یہہ صرف اُنکے وارثین و معلمین کی تاثیر تعلیم و تربیت کا ظہور ہے۔ نہ سرشتی اُنکے صاحب مذہب ہونیکا ثبوت۔ چنانچہ تمام وحشی قوموں اور حیوانوں کے قبضہ میں پھنسے ہوئے انسانی بچوں کا ظاہری و باطنی حال و چال اس کا گواہ کافی ہے ✣

اقول۔ اولاً واضح ہو کہ ہم نے انکار نہیں کیا بلکہ یہہ بیان کیا کہ بچہ کو لامذہب کہنا خلاف فطرت ہے زیرا کہ انسان جو اخلاقی طبیعت فطرتی ہے اور جس طرح انسان کی دیگر قوتیں مدرکہ بلوغت میں عمل دکھاتی ہیں ویسی ہی اخلاقی قوت ہے۔ ہاں جس طرح حیوانات اور نباتات میں اپنی جنس کے موافق

حیوانی عقل اور اُسکے کا جوہر اُنکی قدرتی سرشت میں ہوتا ہے۔ جنس انسان میں بھی بچپن میں قوائے مدرکہ اور اخلاقیہ بسرشتًا موضوع ہوتی ہیں اور یہہ سب اپنی ابتدائی حالت سے گذر کر اپنا اپنا ذاتی جوہر دکھاتی ہیں ❊

ثانیًا۔ حیوان اور انسان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا نتیجہ یکساں نہیں ہوتا۔ آپ جو کہتے ہیں کہ حیوانوں کے بچے انسانی تعلیم و تربیت سے کچھہ عرصہ بعد انہیں کے سے کام کرنے لگتے ہیں سو ہمارے نزدیک بالکل غلط ہے۔ حیوان کے بچہ کو تعلیم و تربیت دیکر چھوڑ دو پھر وہ حیوان کا حیوان ہے اور وہ اپنے حیوانی طور پر کام کریگا نہ کہ انسانی طبیعت کے موافق۔ (۱) حیوان یا حیوان کا بچہ سرشتًا اعلیٰ تعلیم کے قابل نہیں ہے خواہ کتنی ہی تعلیم و تربیت دیجاوے پھر بھی حیوان کا بچہ حیوانی قابلیت سے گذر کر انسان کے برابر نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ انسان کے سے کام کر سکتا ہے اور نہ انسان کے موافق یا برابر سوچ سکتا ہے اور نہ سوچ میں ترقی کر سکتا ہے (۲) انسان کا بچہ اپنے علم و تجربہ سے ترقی کرتا ہے حیوان کا بچہ ایسا نہیں ہے۔ مکڑی اگر پچاس دفعہ اپنا جالا بنادے وہ ہر دفعہ ویسا ہی بناویگی جیسا پہلی دفعہ بنایا تھا۔ اسیطرح پرندے اپنے گھونسلے اور دیگر حیوان اپنے روزمرہ کے عمل میں ویسے ہی رہتے ہیں جیسے پہلے عمل میں تھے۔ ترقی نہیں کرتے۔ (۳) اور نہ حالات اور موقعوں کا تغیر اُنکے تغیر و ترقی کا باعث ہوتا ہے۔ یعنی حیوان حسب موقع اپنے عمل میں ترقی نہیں کرتے۔ گو ہر حال میں اُنکا عمل ویسا ہی رہتا ہے جیسا پہلے پہل تھا۔ انسانی تعلیم بھی اُنہیں ایسی ترقی کیطرف مائل نہیں کر سکتی۔ برخلاف حیوانوں کے انسانی بچے اعلیٰ تعلیم و تربیت کے قابل ہیں۔ تجربہ سے ترقی کرتے ہیں اور حالات اور موقعوں کا خیال کر کے اُنکے موافق اپنے کاموں کو ترتیب دیتے ہیں۔ پہلے بھی ذکر ہوا اور اب پھر کہا جاتا ہے کہ جس بات کے لئے حیوانوں میں ذاتی سامان ہے اور وہ ویسا ہی کام کر سکینگے اور جس کام یا فعل کا ملکہ حیوانوں میں سرشتًا نہیں ہے وہ کام وہ کبھی نہ کر سکینگے۔ کیونکہ اس حال میں اُنکی فطرت اُنسے ایسے عمل کی متقاضی نہیں (۴) اسیطرح ہم انسان اور حیوان کے کاموں سے معلوم کرتے ہیں کہ حیوان اخلاقی وجود نہیں ہیں۔ اُنمیں اخلاقی طبیعت نہیں ہے۔ نیکی اور بدی کا خیال نہیں کر سکتے۔ جوابدہی کا اُنہیں خیال نہیں ہے۔ خدا کو نہیں پہچان سکتے۔ پس حیوان خواہ کیسی تعلیم پاوے اور خواہ کیسی حالتوں میں رکھا جاوے وہ کبھی اخلاقی وجود نہیں ہو سکتا۔ اخلاقی طبیعت اُسمیں پیدا نہیں ہو سکتی۔ نیکی اور بدی کا خیال کسیطرح اُنکے اندر ڈال نہیں سکتے۔ اب اگر انسان کے بچوں میں بھی مثل حیوان کے یہہ ملکہ اور یہہ سرشت نہ دار رہو تو اخلاقی اور دینی تعلیم و تربیت کا اثر انسان کے بچوں کو بھی ہرگز نہو سکے۔ انسان کی یہہ فطرت حیوان اور انسان میں قطعی فرق کرتی ہے۔ (۵) انسان وحشی کس حالت میں رہتے ہیں۔ اُس حالت میں جبکہ بچپن میں یا بعد اُسکے بھی اُن کی قوائے مدرکہ اور اخلاقیہ کے اپنے ظہور کا واجبی موقع نہ پایا ہو یا اُنہیں ایسا موقع نہ دیا جاوے اور تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ ایسے لوگوں کی قوتوں مذکورہ کو جب موقع ملا اور تعلیم دیگئی تو پھر وحشی نہ رہے۔ لیکن اُن کے عمل اور سوچ اور انسانوں کی مانند ہونے لگے۔ مگر آجتک یہہ بات تجربہ میں نہیں آئی ہے کہ کبھی کوئی حیوان انسانوں میں رہکر اور انسانی تعلیم پاکر انسان کی مانند سوچنے لگا ہے یا نیکی و بدی کا ممیز ہو گیا ہو۔ وغیرہ۔ باوجود اسکے انسان حالت وحشت میں سوچ و فکر سے خالی نہیں ہوتے۔ اور بھلائی اور برائی کے خیال سے بھی بیگانہ نہیں ہوتے۔ اگرچہ اپنے فائدہ یا کسی اور مطلب کے واسطے بھلائی کے بجائے برائی کرتے ہیں تاہم اُنکی ایسی ہی حالت زندگی سے ظاہر ہے کہ اُنہیں نیکی و بدی کا خیال ہوتا ہے اگر وے دوسروں کو لوٹتے اور مارتے ہیں جیسا محمد صاحب نے بھی کیا۔ مگر آپسمیں ایک دوسرے کو نہیں لوٹتے بلکہ ایسا کرنے والوں کو سزا دیتے ہیں اور غیرہ اور باتوں میں آپسمیں دیانتداری کے ساتھہ سلوک کرتے ہیں اور کسی نہ کسی وجود کی خوف سے یا تعظیمًا پرستش کرتے ہیں۔ سو وہ مذہب طبعی جو خدا نے انسان کو سکھلایا اور روایتًا چلا آیا۔ ان لوگوں نے فراموش کر دیا۔ تاہم اُنکی اخلاقی قوت نابکچھہ کے اور ملنے نہ دے سکی اور نہ رہی اور جسقدر مادر بچہ اُنکی ذاتی قوتیں سیکھہ سکیں ویسا ہی اور اُسیقدر اُنہوں نے مانا اور عمل کیا ❊

(۸) قولہ بصفحہ ۱۴ک ۱۔ اب مختلف مذاہب کی بابت جو دنیا میں رائج ہیں سوائے ایک یعنی بائبل کے سب اُسی مذہب طبعی کا بقیہ ہیں یا بگڑا ہوا بقیہ۔ اول اگر بقول پادری صاحب مذہب طبعی منجانب اللہ ہے تو اُنہوں نے خاص بائبل کو اُسکا بقیہ ہونے سے کیوں مستثنیٰ کیا۔ ۲۔ اگر پادری صاحب کیطرح ہندو یا محمدی لوگ بھی دعوی کریں کہ سوائے ایک یعنی وید یا قرآن کے اور سب مذاہب یا بائبل اُسی مذہب طبعی کا بقیہ ہیں یا بگڑا ہوا بقیہ تو اُن کو اُسکے تسلیم میں کچھہ عذر ہوگا ❊

اقول۔ (۱) بائبل کو مذہب طبعی کا بگڑا ہوا بقیہ ہونے سے مستثنیٰ کیا (۲) اسلئے بقیہ ہونے سے مستثنیٰ کیا کہ بائبل اُس مذہب طبعی کا بقیہ نہیں انکشاف ثانی ہے۔ اور یہہ بھی خدا کے الہام سے ہوا۔ اسکی تفصیل بموجب بائبل اقدس کے یوں ہے

خدا کی بابت جو کچھہ معلوم ہو سکتا ہے اُنپر ظاہر ہے کیونکہ خدا نے اُسکو اُنپر ظاہر کیا وغیرہ رومیوں ۱: ۱۹ وغیرہ۔ یہہ مذہب طبعی ہے۔ پھر اُنہوں نے اگرچہ خدا کو پہچانا تو بھی خدائی کے لائق اُسکی بزرگی اور شکر گزاری نکی بلکہ باطل خیالوں میں پڑگئے اور اُن کے نافہم دل تاریک ہوگئے وغیرہ (آیت ۲۱ وغیرہ) یہہ اُس طبعی مذہب کا بگڑا ہوا بقیہ ہے۔ پھر اسلئے جب حکمت الہی سے یوں ہوا کہ دنیا نے حکمت سے خدا کو نہ پہچانا تو خدا کی یہہ مرضی ہوئی کہ منادی کی بیوقوفی سے ایمان والوں کو بچاوے (قرنتھیوں نامہ اول ۱: ۲۱) یہہ اُس مذہب طبعی کا انکشاف ثانی ہے اسلئے ہم نے بائبل کو مستثنیٰ کیا (۳) محمدی یہہ دعوی ہرگز نہیں



کر سکتے ہیں سوائے قرآن کے اور سب خصوصاً بائبل اُس کا جا طبعی کا بگڑا ہوا بقیہ ہے کیونکہ قرآن اپنی بابت یوں کہتا ہے کہ کچھ بات بنائی ہوئی نہیں لیکن موافق اُس کلام کے جو اُس سے پہلے ہے (سورہ یوسف آخری آیت) پھر قرآن کے مضامین صاف صاف ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اگلی کتابوں اور روایتوں کا بقیہ ہے مجموعہ ہے۔ پھر رسالہ عدم ضرورت قرآن میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن بائبل کا بگڑا ہوا بقیہ ہے۔ پس اے صاحب ایسے فرضی قیاس سے ہماری تحریر رد نہیں ہوتی بلکہ ثابت ہوتی ہے۔ پھر وید اور شاستر دیکھو۔ فارسیوں کی زند اوستا پڑھو تو معلوم ہوگا کہ ہمارا قول صحیح ہے یا نہیں۔ نامی اور محقق عالموں مثل ڈاکٹر ولسن اور پروفیسر میکس مُلر اور ڈاکٹر جان مِیور اور سر ولیم جونس اور آرچ ڈیکن رڈوک وغیرہ وغیرہ نے دنیا کی دینی کتب کی بھی حیثیت ثابت کی ہے۔ مناسب ہے کہ جس بات پر اعتراض کریں اُسکی بنسبت پہلے خوب تحقیق کر لیں پس دُنیا کی دینی کتب اور اِن عالموں کی تصنیفات کا مطالعہ آپ کے لئے فائدہ مند ہوگا۔ اور تب آپ بائبل کی قدر جانینگے۔ آپ کا یہ قیاس بھی مُدلّل اور متحقق نہ نکلا۔

الحاصل آپکی یہ بھی دفعہ معہ وجوہات ناکارہ نکلی اور آپکا دعوی غلط ثابت ہوا۔ باقی آئندہ

اخبار تاربرقی

سری نگر ۱۰ نومبر۔ عالیجناب حضور ویسرائے کل یہاں وارد ہوئے۔ سری حضور مہاراجہ صاحب یہاں ملاقی ہو کر حضور ممدوح کو شاہی محل میں لیگئے۔

یہاں موسم نہایت خراب ہے چنانچہ آج قریب و جوار کی چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر برف باری ہوئی اور تمام دن بارش ہوتی رہی جسکے باعث تفریح طبع نہ ممکن تھی۔

عالیجناب حضور ویسرائے و لیڈی رپن صاحبہ آج شام کو مہاراجہ صاحب کے ہاں طعام تناول فرماوینگے۔

کیمپ بدھ کے روز مری کو روانہ ہوگا۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ کل شام کو گلڈ ہال میں لارڈ میئر کی ضیافت میں ایم وڈنگٹن نے اپنی سپیچ میں ظاہر کیا کہ میری سفارت امن پر مبنی ہے اور فرانس کی صلح کل پالیسی پر زور دیا۔ مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے فرانس سے نہایت ہمدردی ظاہر کی اور بیان کیا کہ میڈیگاسکر کے معاملات سے انگلستان اور اُس ملک میں رابطہ اتحاد مستحکم ہوگیا ہے خصوصاً اسلئے کہ بدوں استفسار کے تصفیہ کا ایجاب پیش کیا گیا تھا اور ظاہر کیا کہ مصر میں برٹش فوج کا ٹھہرنا اُس کارروائی پر موقوف ہے جسکا انگلستان نے ذمہ لیا ہے۔ قابض فوج کے جس حصہ کو واپس آنے کا حکم ہوا تھا اُس سے قاہرہ کا خلو متصور تھا۔ رائٹ آنریبل جنٹلمین نے ایما کیا کہ تمام سلاطین نے صراحتاً شوق سے امن کا اظہار کیا ہے اور یقین ہے بالکن کی ریاستیں اُن کے نمونہ کی مقلد ہونگی۔

ایم ڈی لیسپس نے کہا کہ میں ایک دوسری نہر سویز کے بارہ میں انگلستان کے سوداگروں کے ساتھ مشورہ کرنیکے لئے آیا ہوں اور یقین ہے اُنکے معقول دعا کو پورا کرنے سے اُنکی اطمینان کردونگا۔

سینٹ پیٹرزبرگ سینٹ پیٹرزبرگ کا ایک اخبار مرو پر روس یا فارس کے ارادوں کی نسبت تردید کرتا ہے۔ ماسکو گزٹ اس بات پر زور دیتا ہے کہ علیقو پاشا کی زیر حکومت رومیلیا و بلگیریا کا الحاق کیا جاوے۔

مری ۱۱ نومبر آج پہلی دفعہ برف باری شروع ہوئی چنانچہ رات کے ایک بجے سے لگاتار جاری ہے جسکی اوسط ۱۲ انچ سے زیادہ ہوچکی ہے اور ابھی بڑی بڑی برف کے لئے یہ سال غیر معمولی معلوم ہے۔

بمبئی ۱۱ نومبر۔ ڈیوک آف کینٹ کی ضیافتوں کے لئے جو چندہ ہوا ہے اسکی تعداد اسوقت ۱۳ ہزار روپیہ تک پہنچ گئی ہے۔ اور گورنمنٹ نے ابتدائی تیاریوں میں ۳ ہزار روپیہ خرچ کیا ہے۔ اب اس بات کا قطعی فیصلہ ہوگیا ہے کہ ہز رائل ہائینس کاما ہسپتال کی بنیاد کا پتھر اپنے دست مبارک سے رکھینگے۔ یہ رسم نہایت تزک و احتشام سے ادا کیجاویگی۔ جہاں کہ تمام فریمیسن لاج موجود ہونگے۔ کیونکہ حضور ممدوح گرانٹ کے ممبر ہیں۔

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۲ نومبر۔ ایم ڈی جیرز جرمنی کو گیا ہے جہاں پرنس بسمارک کے ساتھ ملاقی ہوگا۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ مسٹر کراس صاحب سر ایولن بیرنگ صاحب کے ساتھ ہندوستانی معاملات کی نسبت بات چیت کرنیکے لئے مصر کو روانہ ہوئے ہیں۔

آئرلینڈ کی خبروں سے واضح ہوتا ہے کہ آرنج اور نیشنلسٹ گروہ کی خرخشہ روکنے کی غرض سے اُنکو فرناگہ میں مجمع کرنیکی ممانعت کی گئی ہے۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ کہتے ہیں کہ میڈیگاسکر کے دارالسلطنت "انٹاناریوو" میں کھلبلی مچ گئی ہے چنانچہ وزیر اعظم قتل کیا گیا اور میڈغاسی سفیر کا گھونٹ کر مار ڈالا گیا ہے۔

واشنگٹن ۱۳ نومبر۔ زراعتی صوبوں کی ماہواری رپورٹ میں امریکہ کی روئی کی فصل کے تخمینہ میں پچھلے مہینہ کی نسبت کسیقدر تو فیر ہے۔

کلکتہ ۱۴ نومبر۔ جمعہ کے روز مسٹر اٹکنسن صاحب نے نیو ورشپ میں جو سو موتھ میں واقع ہے ۲ ہزار آدمی کے مجمع کو خاطب کیا اس میں کئی ایک لبرل موجود تھے۔ مجمع نے البرٹ بل کی بابت میں بالاتفاق رزولیوشن پاس کیا۔ لارڈ اجرٹن پرسی صاحب پریزیڈنٹ تھے۔ پیر کے روز ویسٹ منسٹر کے دستکاروں کی سوسائٹی میں مسٹر اٹکنسن صاحب کے ایڈرس دینے کے بعد اس قسم کا رزولیوشن منظور ہوا۔

بڑھے ہوئے پھیپھڑے مفرادیت بقیمت ضعف معدہ اور دورہ درد سر لسرے ایپل پلین سے سب دفع ہو جاتی ہیں قیمت ۸ شلنگ بی ایس میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے۔

ویلز رف آن کارنس میخ مسے گٹے کا علاج بالکل جلد

[illegible]

پیرس ۱۳ - نومبر - گورنر جنرل کلکتہ میں فرانسیسی کانسل جنرل مقرر ہوا ہی - اور ایم لیماری شنگائی کو تبدیل ہوا ہی +

بلگریڈ - ۱۳ - نومبر - مقام نیاسیوا کو جہاں ایک سنگین بلوہ پیدا ہوا ہی تمام موجودہ فوج روانہ کی گئی ہی - باغی ابھی تک بدستور اس مقام پر قابض ہیں +

برلن - ۱۳ - نومبر - ایم ڈی جیرز آج شہنشاہ جرمنی سے ملاقی ہوئے +

بلگریڈ - ۱۴ - نومبر - سرکاری طور پر معلوم ہوا ہی کہ ہنگامہ فرو ہو گیا ہی +

سینٹ پیٹرسبرگ - ۱۴ - نومبر - آج کے جرنال ڈی سینٹ پیٹرسبرگ میں اس مضمون کا ایک آرٹیکل شائع ہوا ہی کہ ایم ڈی جیرز حسب الطلب پرنس بسمارک سے ملاقات کریگا اور دو جنسلروں کی ملاقات روس اور جرمنی کے رابطہ اتحاد کو مستحکم کریگی +

بمبئی - ۱۴ - نومبر - بخارا کے ولیعہد کو زار روس نے ایک شاہانہ تلوار اعزاز امرحمت کی ہی +

جنرل چرنائیف جنگی فوج کا ملاحظہ کرنے کے لئے سمرقند کو گیا ہی +

اخبار نیچسٹر گارجین کا ایک نامہ نگار لکھتا ہی کہ باوجود اختلاف کی بوچھاڑ کے جو یہاں اور ہند میں کی گئی ہی گورنمنٹ کا مصمم ارادہ ہی کہ اس سال میں البرٹ بل پایۂ قانون کو پہنچ جاوے - چنانچہ بعض مخالفین کو یہاں اس بارہ میں اطلاع بھیجی گئی ہی شاہکن خود سر ہو گیا ہی - ڈاکو غلبہ پاکر تاخت و تاراج کرتے پھرتے ہیں +

ماسکو گزٹ ناقل ہی کہ روس جرمنی کی نسبت مصالحت کلام آمیز نہیں اسلئے دونوں کے اتفاق کو ہمدردی کی نگاہ سے دیکھتا ہی +

لنڈن - ۱۵ - نومبر - مارکوئس سنگ پیرس کو واپس آیا ہی + کیپ کی خبر سے واضح ہوا ہی کہ معلوم ہوا کہ سیٹی والا تھوڑے عرصہ کے بعد کیپ ٹاؤن کو روانہ ہوگا اور برٹش فوج زولولینڈ خالی کریگی +

لنڈن - ۱۵ - نومبر - کل رات کو لبرل ضیافت میں جو برسٹل میں ہوئی لارڈ نارتھبروک صاحب نے فرمایا کہ وائسرائے ہند نے البرٹ بل کے ہماری اصول مامون و مصئون رکھنے کے لئے ترمیمات ذیل عمل میں لانے کا فیصلہ کیا ہی - یورپینوں کے مقدمات کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور سیشن ججوں پر محصور کرنا سشن ججوں کے بارہ میں لوکل گورنمنٹوں کے اختیارات کا غیر متغیر رہنے دینا اور ہائی کورٹ مدراس کے چیف جج کے ایجاب بنسبت ترمیم دفعہ ۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کا منظور کرنا جسنے نہ صرف اُن مقدمات میں جو یورپین لوگوں کے متعلق ہوں بلکہ بلا امتیاز تمام میں انصاف کی بدوضعی کی انسداد ہو - لارڈ موصوف نے مارکوئس آف رپن صاحب کو مسٹر شہنوپ صاحب کی یورشوں کے زور سے محفوظ کیا +

بمبئی - ۱۶ - نومبر - آج صبح حضور گورنر بمبئی موسم سرما کے سبب سے بمبئی کو مراجعت فرما ہوئے +

ڈیوک ڈوچیس آف کنیاٹ کے عدن میں وارد ہونے پر شاہی سلامی سر کی گئی - رزیڈنٹ صاحب اپنے سٹاف کے اُنکے ملنے کے لئے گئے - پرنس پیر پر تعظیمی پہرہ استادہ تھا - جہاں مسٹر کواجی ڈنشا نے رزیڈنٹ کیطرف سے ایڈرس پیش کیا - کانسل یورپین اور بعض پارسی لیڈیاں ڈیوک و ڈچیس کے پیش کی گئیں - اور شاہانہ جلوس میں تالابوں اور دیگر مشہور مقامات کا ملاحظہ کیا گیا +

جہاز کمپنی ہنگل کے روز جیسا کہ پہلے خیال کیا گیا تھا یہاں وارد نہیں ہوگا - اس لئے استقبال کے انتظام میں بہت فرق عاید ہوگا -

پبلک ضیافتوں کے فنڈ کی تعداد اسوقت ۲ ہزار روپیہ ہی +

ہیڈ رڈ - ۱۶ - نومبر - مسٹر کیمرون سٹنڈرڈ کا خاص نامہ نگار جو اب کالنبو میں ولایت کے راستہ پر ہی لکھتا ہی کہ ٹانکن کی جنگ کی نسبت فرانسیسیوں سے ویسی ہی ہی جو ایجن کی جنگ فرچ سے تھی - یعنی طویل و غیر مطمئین +

کلکتہ - ۱۶ - نومبر - کلکتہ کے اخبارات میں سے صرف اخبار انگلشمین نے البرٹ بل کی ترمیمات پر جنکا لارڈ نارتھبروک صاحب نے تذکرہ فرمایا تھا حاشیہ چڑھایا ہی - اخبار مذکور ظاہر کرتا ہی کہ اس مسئلہ کا اصلی فائدہ بنسبت اسکے کہ جو کچھ بیان کیا گیا تھا زیادہ تر کہیں پایا جاتا ہی جو کچھ ترمیمات سے مترشح ہوتا ہی بلکہ ان رعایتوں کی تجی نہیں اسلئے انہیں منظور نہیں کرینگی لوگ اپنے ذخائر شدہ حقوق کی تباہی پر کسیطرح انکو قبول نہیں کرینگے اسلئے ترمیم شدہ بل کا پاس کرنا ایسا ہی عام لوگوں کی تندی اور ناراضگی میں ہی جیسا کہ اُس کو اصلی شکل میں یا کسی زیادہ شدید قانون کا پاس کرنا ہی +

سرکاری خبریں

رپورٹ موسم و صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۱۳ نومبر ۱۸۸۳ء

دہلی - صحت اچھی ہی کاشت فصل ربیع ہو رہی ہی نرخ بدستور ہی +

حصار - صحت اچھی ہی حصار اور سرسہ میں تھوڑی سی بارش ہوئی نرخ بدستور ہی

انبالہ - ½ انچہ بارش ہوئی کاشت فصل ربیع ہو رہی ہی صحت اچھی ہی نرخ بدستور ہی +

جالندھر - صحت اچھی ہی فصل ربیع کاشت ہو چکی ہی کاشت فصل ربیع ہو رہی نرخ بدستور ہی +

امرتسر - ½ انچہ بارش ہوئی صحت اچھی ہی نرخ میں تغیر و تبدل ہوتا رہا ہی +

سیالکوٹ - صحت اور فصل کی امید اچھی ہی کاشت فصل ربیع ہو رہی ہی نرخ بدستور ہی

فیروزپور - صحت اور فصل کی امید اچھی ہی - نرخ تغیر و تبدل ہوتا رہا ہی +

لاہور - ½ انچہ بارش ہوئی فصل کی امید بنسبت سابق اچھی ہی نرخ بدستور ہی

راولپنڈی - ½ انچہ بارش ہوئی صحت اچھی ہی نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہی +

شاہپور - تھوڑی سی بارش ہوئی صحت اچھی ہی نرخ بدستور ہی +

ملتان - صحت اچھی ہی کاشت فصل ربیع ہو رہی ہی - نرخ بدستور ہی +

ڈیرہ اسمعیل خان - ½ انچہ بارش ہوئی صحت اچھی ہی کاشت فصل ربیع ہو رہی ہی نرخ بدستور ہی +

پشاور - ½ انچہ بارش ہوئی - بخار کم ہو رہا ہی - کاشت فصل ربیع شروع ہو گئی ہی نرخ میں تغیر و تبدل ہوتا رہا ہی +

کیفیت عام

بارش چند اضلاع میں ہو گئی ہی - صحت اچھی ہی کاشت فصل ربیع ہو رہی ہی +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا

